— بسم اللہ الرحمن الرحیم —

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

۸ شوال ۱۳۷۵ھ
فی پرچہ ۱ر
یوم شنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۹ ہجرت ۱۳۳۵ ہش | ۱۹ مئی ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۱۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ مئی۔ بذریعہ ڈاک۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط محررہ ۱۵ مئی مری سے مطلع فرماتے ہیں۔ کہ آج سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

"صحت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے"۔ الحمد للہ

حضور اقدس نے کل تفسیر کا کام بھی کرایا۔ اور ظہر اور عصر کی نمازوں میں بھی تشریف لائے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت، سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں:

روس سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث کے دوران غیر جانبدار رہے گا

امریکہ اس سوال پر بحث کو سردست ملتوی کرنا چاہتا ہے؟

نئی دہلی ۱۷ مئی بھارت کے مشہور اخبار ٹائمز آف انڈیا کے خاص نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق کشمیر کے مسئلہ کے متعلق روس نے غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا ہے — نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ جب سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر زیر بحث آئے گا۔ تو روس اس میں حصہ نہیں لے گا۔ اور غیر جانبدار رہے گا۔ یاد رہے کہ روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن اور روس کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری مسٹر کروشچیف نے قیام بھارت کے دوران اعلان کیا تھا کہ روس کشمیر کو بھارت کا حصہ قرار دیتا ہے۔ لیکن بعد میں روس کے نائب وزیر اعظم نے کراچی میں اعلان کیا تھا۔ کہ مسئلہ کشمیر کا فیصلہ کشمیری عوام ہی کریں گے۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ امریکہ اور پاکستان میں اس مسئلہ پر اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے۔ کہ کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں کب پیش کیا جائے۔ پاکستان کی خواہش ہے۔ کہ سلامتی کونسل کسی تاخیر کے بغیر مسئلہ کشمیر پر غور و خوض شروع کر دے لیکن امریکہ چاہتا ہے کہ اسے بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے دورہ امریکہ تک ملتوی کر دیا جائے۔ وہ آئندہ جولائی میں وہاں پہنچنے والے ہیں:

مسٹر بخاری پاکستانی وفد کی قیادت کے فرائض سر انجام دینگے

کراچی ۱۸ مئی۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسئلہ کشمیر کو سلامتی کونسل میں زیر بحث لانے کے سلسلے میں جو وفد اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی کرے گا۔ اس کے لیڈر پروفیسر اے ایس بخاری کو مقرر کیا جائے گا۔ مسٹر بخاری آج کل اقوام متحدہ کے محکمہ اطلاعات میں انڈر سیکرٹری کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ اگر آپ کو پاکستانی وفد کا لیڈر مقرر کیا گیا تو آپ اس عہدہ سے مستعفی ہو جائیں گے:

غذائی صورت حال کا جائزہ لینے کیلئے صدر سکندر مرزا مشرقی پاکستان جائیں گے

ڈھاکہ ۱۸ مئی عوامی لیگ کے لیڈر مسٹر حسین شہید سہروردی نے بتایا ہے کہ صدر جمہوریہ میجر جنرل سکندر مرزا مشرقی پاکستان کی غذائی صورت حال کا مطالعہ کرنے کے لئے عنقریب یہاں آئیں گے۔ دریں اثنا مولانا بھاشانی نے وزیر اعظم کی یقین دہانی کے پیش نظر اپنی بھوک ہڑتال ختم کر دی ہے۔

مسٹر سہروردی نے بتایا کہ انہوں نے صدر سکندر مرزا سے ٹیلیفون پر بات چیت کی۔ اور ان سے درخواست کی کہ وہ غذائی صورت حال کے مطالعے کے لئے خود مشرقی پاکستان تشریف لائیں۔ صدر نے یہ درخواست قبول کر لی ہے۔ مسٹر سہروردی نے مزید کہا کہ صوبے میں جو اعلےٰ اختیارات والی غذائی کونسل قائم کی جا رہی ہے۔ اس میں مرکزی حکومت کے نمائندے شامل ہوں گے۔ کونسل کے اختیارات بہت وسیع ہوں گے۔ اور حکومت پر اس کی سفارشات کی پابندی لازمی ہوگی مسٹر سہروردی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ غذائی صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لئے دیانتدار اور اہل افسروں کو مقرر کرے۔ خواہ اس کے باعث دوسرا کام متاثر ہی کیوں نہ ہوتا ہو:

— کولمبو ۱۸ مئی۔ حکومت روس نے لنکا کے نئے وزیر اعظم بندرانائکے کو روس آنے کی دعوت دی ہے:

پاکستان کے لئے ۹ ہزار ٹن بھارتی گندم آرہی ہے

نئی دہلی ۱۷ مئی۔ حکومت پاکستان کی درخواست پر بھارتی حکومت نے ایک جہاز گندم کا کراچی روانہ کر دیا ہے۔ یہ جہاز ۹ ہزار ٹن گندم لے کر بمبئی آرہا تھا لیکن اسی دوران میں پاکستان نے فوری طور پر گندم کی فراہمی کی درخواست کی۔ چنانچہ جہاز کا رخ کراچی کی طرف موڑ دیا گیا پاکستان بعد میں اتنی ہی گندم بھارت کو مہیا کر دے گا:

سعودی عرب کے لئے امریکی اسلحہ

واشنگٹن ۱۸ مئی۔ امریکہ کے محکمہ خارجہ نے کہا کہ امریکہ سعودی عرب کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ اور شمالی کیرولینا کی بندرگاہ سنی پوائنٹ میں جہاز پر ہتھیار لادے جا رہے ہیں۔ محکمہ خارجہ کے ترجمان نے ان خبروں کی تصدیق کر دی ہے کہ امریکہ سعودی عرب کو اسلحہ بھیج رہا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ اس سامان کی قیمت دس لاکھ ڈالر سے کم بھی کم ہے۔ اس میں گولہ بارود پرزے اور اسی قسم کا سامان شامل ہے۔ لیکن طیارے یا ٹینک ایسا بھاری سامان شامل نہیں:

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۱۸ مئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی امیر مقامی کی طبیعت اعصابی بے چینی کی وجہ سے بدستور ناساز ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب ممدوح کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں:

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں:

الجزائر کو فوجیں بھیجنے پر مظاہرے

پیرس ۱۸ مئی۔ کل شمال مغربی فرانس میں الجزائر کو فوجوں کی روانگی کے خلاف زبردست مظاہرے کئے گئے۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے اشک آور گیس استعمال کی۔ متعدد افراد مجروح ہوئے اور بہت سے گرفتار کر لئے گئے۔

کراچی میں لیبر کانفرنس شروع ہوگئی

کراچی ۱۸ مئی۔ کل یہاں سہ جماعتی لیبر کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے مرکزی وزیر محنت مسٹر نور الحق چوہدری نے کہا کہ نئے آئین میں مزدوروں سے جس بہتر سلوک کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور انہیں جو تحفظات دیئے گئے ہیں۔ ان پر عملدرآمد ضروری ہے۔ کانفرنس تین دن جاری رہے گی۔ اس میں دونوں صوبوں اور مرکز کے ستر سے زائد نمائندے بحیثیت ممبر حصہ لے رہے ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۵۶ء

دینی خدمات

چند روز ہوئے۔ جب "نوائے پاکستان" نے روزنامہ سے سہ روزہ کی طرف تنزل کا اعلان کیا تھا۔ ہم نے اسے مشورہ دیا تھا کہ وہ حقیقی طور پر اپنے تئیں اسلام کی تبلیغ کے لئے وقف کر دے۔ اور محض "فتنوں" کی تحقیقات و تجسس میں اپنا وقتِ عزیز ضائع نہ کرے۔

افسوس ہے کہ اس نے ہمارے مشورہ پر نہ صرف عمل نہیں کیا۔ بلکہ "فتنہ شناسی" کے فن میں پہلے سے بھی زیادہ طاق ہوتا جا رہا ہے۔ سوال صرف یہ ہے۔ کہ تبلیغ اسلام کا کوئی مثبت پہلو بھی ہے۔ یا صرف منفی باتیں ہی اب رہ گئی ہیں۔ جن میں اسلام کے اہل علم حضرات کو اپنا تمام زور خرچ کر دینا چاہیئے؟ کیا اسلام میں کوئی تعمیری کام بھی ہے۔ یا اب اس میں صرف (نعوذ باللہ) فتنے ہی اٹھتے ہیں۔ جن کی سرکوبی کے لئے نوائے پاکستان کو اندھے کی طرح ہر وقت لاٹھی ہی گھماتے رہنا چاہیئے؟ آخر یہ کونسا اسلامی کارنامہ ہے۔ جس کو سرانجام دے کر یہ ڈوبتا ہوا سفینہ ہمیشہ کے لئے حیوانی دنیا سے رخصت ہونا چاہتا ہے؟

آج بھی دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے نہایت وسیع میدان موجود ہیں۔ سب سے بڑا میدان تو میدانِ عمل ہے۔ جہاں ہم ان لوگوں کو جو کہلاتے تو مسلمان ہیں۔ مگر اسلام سے بالکل ناواقف ہو چکے ہیں۔ اسلام کے اصولوں پر عامل بنانے اور ان کو اسلامی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دلانے میں اپنی خدمت دینی کا ثبوت دے سکتے ہیں۔

پھر افریقہ کے تپتے ہوئے صحرا ہیں۔ یورپ کے الحادی تپتے ہیں۔ جہاں ہم اذانیں دے سکتے ہیں۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ خود ایشیا میں ایسے وسیع علاقے ہیں۔ جہاں اسلام کا پیغام ابھی تک نہیں پہنچا۔ بلکہ وسط ایشیا میں تو بخارا اور سمرقند جو کبھی اسلام کے مرکز تھے۔ اب الحاد کے گڑھ بن چکے ہیں۔ جہاں مکاتب تباہ اور مسجدیں ویران ہو چکی ہیں۔ پھر چین تبت۔ بھوٹان۔ قریب ترین ہمسایہ بھارت ہے۔ جہاں اسلام کو مٹانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جا رہا۔

مگر تعجب ہے۔ کہ "نوائے پاکستان" کے مجاہدوں کو اسلام میں سوا "فتنوں" کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ اور یہ فتنے انہیں کہاں نظر آتے ہیں۔ ان لوگوں میں نہیں جو کہلاتے تو مسلمان ہیں۔ مگر دن رات فسق و فجور میں لگے رہتے ہیں۔ رقص اور غنا کی محفلیں گرم رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کبھی بھول کر بھی نام نہیں لیتے۔ نا ں بقول مودودی صاحب ہزار میں سے ۹۹۹ مسلمانوں میں نہیں جو اسلام سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ بلکہ ان لوگوں میں نظر آتے ہیں۔ جو پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں۔ تہجد پڑھتے ہیں۔ ماہ صیام کے روزے رکھتے ہیں۔ اور دوسرے اسلامی اعمال بجا لاتے ہیں۔

سوال ہے کہ "نوائے پاکستان" کے مجاہدوں کے نزدیک اسلام ہے کیا چیز؟ اگر پانچ وقت نماز پڑھنے والے اور تمام اسلامی احکام پر عمل کرنے والے "فتنے" ہیں۔ مگر اسلام کے نام سے بدکنے والے پانچ عیب شرعی مسلمان کہلانے والے "سچے اور پکے مسلمان" ہیں۔ تو اسلام ہے کیا چیز؟

کیا "نوائے پاکستان" کے مجاہد اس کا جواب دیں گے۔ تاکہ مسلمانوں کو حقیقی اسلام کا پتہ لگ جائے۔ اور وہ نوائے پاکستان کے مجاہدین کے نزدیک بھی مسلمان بننے کی کوشش کریں؟

ہم نے جو مشورہ "نوائے پاکستان" کو دیا تھا۔ اس کا جو اثر ہوا ہے۔ وہ اس کے مندرجہ ذیل ادارتی نوٹ سے واضح ہوتا ہے۔

"تحریک ختم نبوت کے متعلق قادیانی معاصر الفضل نے تحریک اور اس میں حصہ لینے والی جماعتوں میں تشتت و افتراق کا پراپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ لیکن معاصر الفضل دوسروں کی پگڑی اچھالنے کی بجائے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھتا۔ تو اسے شیشہ محل میں بیٹھ کر دوسروں پر سنگباری کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ اس پراپیگنڈا کا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ تحریک ختم نبوت ختم ہو چکی ہے۔ ہم اس جعلی نبوت کے ترجمان کو آنجہانی مرزا غلام احمدؐ کی موت کے فوراً بعد مولوی حکیم نور الدین اور مولوی محمد علی لاہوری کی سر پھٹول اور بنیادی اختلافات یاد دلاتے ہیں۔ جن کے باعث مرزائی دو فرقوں میں بٹ چکے تھے۔ جبکہ آخر الذکر فرقہ نے تو مرزا غلام احمدؐ کو نبی تسلیم کرنے سے بھی انکار کر دیا ہے۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ مرزائیت کی تحریک ختم ہو چکی ہے۔ تو یہ خود فریبی نہیں تو اور کیا ہے؟

ہم الفضل اور اس کے ہم عقیدہ دوسرے تمام مرزائیوں پر واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ کسی جماعت کے فروعی اختلافات بنیادی عقائد پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ اور نہ اس طرح کوئی بنیادی دینی تحریک ختم ہو سکتی ہے۔ ہر مسلمان کا بنیادی عقیدہ ہے۔ کہ جب تک کوئی شخص حضور سرورِ کائنات کو خاتم النبیین اور ختم المرسلین تسلیم نہ کرے۔ اور آپ کے بعد بابِ نبوت کو بند نہ سمجھے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ الفضل اور اس کے ہمنوا کسی جماعت کے فروعی اختلافات سے فائدہ اٹھا کر لاکھ پراپیگنڈا کریں۔ تحریک ختم نبوت پر اس کی ہرزہ سرائیوں کا کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔"

(روزنامہ نوائے پاکستان لاہور مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۵۶ء)

ہم نے تحریک ختم نبوت کا کبھی تذکرہ نہیں کیا۔ معاصر نے خدا جانے یہ نوٹ الفضل کی کونسی تحریر کے متعلق لکھا ہے۔ ہم تو ہمیشہ مسلمانوں میں باہم اتحاد اور اختلافات کو نظر انداز کرنے کے متعلق لکھتے رہتے ہیں اور ہمیشہ یہی کہتے رہتے ہیں۔ کہ صرف مسلمانانِ پاکستان کو ہی نہیں۔ بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ باہم اختلافی عقائد رکھتے ہوئے بھی متحد ہو جائیں۔ اور لادینی طاقتوں کا مل کر مقابلہ کریں۔ اور یہی بات ہے۔ جس کا مشورہ ہم نے نوائے پاکستان کو دیا تھا افسوس ہے کہ ہمارا نیک مشورہ قبول کرنے کی بجائے الٹا ہم پر مسلمانوں میں تفریق و تشتت پیدا کرنے کا بے بنیاد الزام لگا دیا ہے۔ افسوس۔

امراءِ ضلع مغربی پاکستان توجہ فرمائیں

نظارت رشد و اصلاح نے مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء میں ذیل کی تجویز پیش کی تھی۔ جو ترامیم کے رد ہونے کے بعد پاس کی گئی۔ تجویز کے الفاظ یہ ہیں:-

"ہر امارت ضلع میں ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جس کے صدر امیر ضلع ہوں۔ اور سکرٹری مرکزی انسپکٹر رشد و اصلاح اور تین اشخاص اس کے علاوہ ہوں۔ جن کو امیر ضلع اپنی مجلس عاملہ کے مشورہ سے مقرر کریں۔ جو فوری طور پر جماعت میں کشیدگیوں کو دور کرنے کی کارروائی کریں گے۔ اور نظارت رشد و اصلاح تین ماہ کے بعد اس بارہ میں رپورٹ صدر انجمن احمدیہ میں پیش کیا کرے۔"

اس تجویز کے مطابق نظارت ہذا نے تمام امراءِ ضلع کو چٹھیاں بھجوائی ہیں۔ کہ وہ کمیٹیاں بنا کر نظارت ہذا کو اطلاع فرمائیں۔ یہ مختصر نوٹ بطور یاددہانی ہے۔ امراءِ ضلع رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر رشد و اصلاح ربوہ)

پرائمری تعلیم اور احباب جماعت کا فرض

اگر آپ کی جماعت کے بچوں کی پرائمری کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام نہیں۔ تو فوری طور پر پرائمری سکول کے اجراء کا انتظام فرمائیں۔ نظارت تعلیم آپ کو ہر ممکن مدد بہم پہنچانے کے لئے تیار ہے۔ امسال نظارت تعلیم دس دیہاتی جماعتوں کو اساتذہ کی تنخواہوں کے برابر گرانٹ دے گی۔ جو جماعتیں اپنے ہاں ابتدائی تعلیم کے لئے پرائمری سکول جاری کریں گی۔ اور رات کے وقت انہی مدارس میں تعلیم بالغاں کا انتظام کریں گی۔ ۲۰ مئی ۱۹۵۶ء تک ایسی درخواستیں نظارت تعلیم میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

اساتذہ کی فوری ضرورت

نظارت تعلیم مئی ۱۹۵۶ء سے دس مختلف دیہات میں پرائمری سکول جاری کرنا چاہتی ہے۔ ایسے سکولوں کے لئے دس اساتذہ کی ضرورت ہے۔ جو احباب اس کام کو سرانجام دینے کے لئے تیار ہوں۔ وہ اپنے کوائف سے نظارت تعلیم کو اطلاع دیں۔

نام۔ عمر۔ تعلیم۔ تجربہ تدریسی۔ دینی تعلیم۔ مکمل پتہ۔ ریٹائرڈ اساتذہ پنشنز اور فارغ شدہ دیہاتی مبلغین کو جو کم از کم مڈل پاس ہوں۔ اور دینی تعلیم و تدریس کا تجربہ ہو۔ ترجیح دی جائے گی۔ ایسی درخواستیں نظارت تعلیم میں ۲۰ مئی ۱۹۵۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ (ناظر تعلیم ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

۱۸۰۰ میل کا تبلیغی و تربیتی سفر ـ مسلم پریس کیلئے ایک احمدی کی طرف سے ۵۰۰ پاؤنڈ کا عطیہ

مگبورکا میں نئی مسجد کی تعمیر ـ اور اسلامیہ سکول کا دوبارہ اجراء

۱۵ افراد کا قبول اسلام

سیرالیون مشن کی سہ ماہی رپورٹ ـ از یکم جنوری تا ۳۱ مارچ

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ سیرالیون بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

(۳)

نئی مسجد کی تعمیر

مگبورکا کی پرانی مسجد خستہ حالت میں تھی جس کی جگہ نئی مسجد کی تعمیر کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی چنانچہ جنوری میں جماعت کو اس امر کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی گئی جس پر متفقہ رائے سے پرانی مسجد گرا دی گئی۔ اور اس کی جگہ نئی مسجد کی تعمیر شروع ہوئی۔ اب تک دیواریں اور برآمدہ وغیرہ کے ستون مکمل ہو چکے ہیں۔ اور چھت ڈالی جا رہی ہے۔ یہ مسجد سیمنٹ بلاکس کی تیار ہو رہی ہے۔ جو انشاء اللہ ہر لحاظ سے پائیدار و عمدہ ثابت ہوگی۔ مسجد کے لئے جتنی رقم درکار تھی۔ مگبورکا کی جماعت چونکہ پیش کرنے سے قاصر تھی۔ لہذا خاکسار نے ایک انگریزی و عربی سرکولر لکھ افریقن و شامی تجار و دیگر مخیر اصحاب سے اس سلسلہ میں مالی اعانت کی اپیل کی تھی۔ جس پر غیروں کی طرف سے ۸۴ پونڈ کی رقم اس مد میں جمع ہو چکی ہے۔ اور مزید کی انشاء اللہ توقع ہے۔ باقی ممبران بھی حتی المقدور کوشش کر رہے ہیں۔ احباب اس مسجد کی تکمیل اور آبادی کے لئے دعا فرمائیں۔

مگبورکا دارالتبلیغ کی لیز

مگبورکا میں ہماری لیز کا معاملہ گذشتہ تین سال سے لٹکا چلا آ رہا ہے۔ خاکسار نے ڈسٹرکٹ کمشنر پیرامونٹ چیف اور مالکان زمین سے مل کر اس معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی حد تک مسئلہ حل ہو چکا ہے۔ اور پرانی زمین کے ساتھ ایک نہایت موزوں قطعہ زمین حاصل ہو گیا ہے۔ جس کی ایک طرف سے سڑک اور دوسری طرف سے ریلوے لائن گزرتی ہے۔ گو ابھی لیز کا معاملہ ابھی تک تصفیہ طلب ہے۔ مگر امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی مناسب رنگ میں حل ہو جائے گا۔

تبلیغی سفر

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے یونی بانا ـ روچن گمانڈا ـ کمبرا بائی بیلے ـ ماٹوٹوکا ـ مکالی و سنگیبی وغیرہ جگہوں کا سفر کیا۔ اور انفرادی تبلیغ کے علاوہ بعض جگہ اجتماعی لیکچر بھی دیئے۔ نیز لٹریچر انگریزی و عربی تقسیم کیا گیا۔ اور کچھ کتب اور قرآن کریم انگریزی فروخت کئے۔

مگبورکا میں انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ شامی تجار ـ فرم ایجنٹس ـ سرکاری ملازمین اور ٹریننگ کالج کے طلباء تک پیغام احمدیت پہونچایا گیا۔ کالج کے طلباء وقتاً فوقتاً دارالتبلیغ میں آتے رہے۔ جن سے تبادلہ خیالات کیا گیا۔ اور انہیں اسلامی مسائل سے واقفیت بہم پہنچائی جاتی رہی۔ نیز سلسلہ کے اخبارات افریقن کریسنٹ ـ دی ٹروتھ ـ البشریٰ وغیرہ بغرض مطالعہ کے لئے پیش کئے جاتے رہے۔

ایک مالکی عالم سے پبلک میں ایک گھنٹہ تک وفات مسیح ناصری اور ظہور مہدی علیہ السلام پر بحث ہوئی خاکسار کے دلائل سنکر کہنے لگا۔ کہ گو قرآنی آیات سے تو اب یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح ناصری وفات پا چکے ہیں۔ مگر اب باپ دادا کے مذہب کو چھوڑنا کچھ مشکل سا امر ہے۔ اور بحث بند کر دی۔ اسی طرح بعض عیسائی احباب سے بھی ان کے عقائد پر گفتگو کا موقعہ ملا۔ خصوصاً کفارہ و حادثہ صلیب پر۔

احمدی نوجوانوں کے اخلاق

فروری میں مسٹر کانڈے یوسے تمنی چیف مقیم فری ٹاؤن گورنمنٹ کی طرف سے حالیہ سالانہ ٹیکس کے خلاف ہڑتال اور ہنگاموں کی تحقیق کے لئے مگبورکا تشریف لائے۔ خاکسار نے جماعت کے بعض ممبران کو ساتھ لے کر ان کی جائے قیام پر ملاقات کی۔ اور کافی دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا دوران گفتگو میں صاحب موصوف نے بتایا۔ جب سے میں نے چیف کا عہدہ سنبھالا ہے آج تک کسی احمدی نوجوان کے خلاف میں نے کسی مقدمہ کی سماعت نہیں کی۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ احمدی مبلغین کے زیر اثر رہنے والے نوجوان ہمیشہ اعلیٰ اخلاق و اچھی عادات کے مالک ہوتے ہیں اور انگریزی مثل example is better than precept بیان کر کے مزید کہا کہ احمدیوں کا یہ نمونہ ثبوت ہے اس بات کا کہ احمدی حق پر ہیں۔ اور جو کچھ کہتے ہیں سچ۔ نیز ممبران کو نصیحت کی کہ اگر آپ نے احمدیت سے وابستہ ہونے کی سعادت حاصل کی ہے تو اس پر پختگی اور ثابت قدمی سے قائم رہیں۔ ان کو سلسلہ کا لٹریچر بھی دیا گیا۔

درس و تدریس

مگبورکا میں روزانہ قرآن کریم اور حدیث بخاری کا درس جاری رہا۔ اور مسائل دینیہ کی تشریح و توضیح کی جاتی رہی۔

روکوپر سکول

ہمارا روکوپر سکول بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے چل رہا ہے۔ اب اس کی حاضری ۵۰ تک پہنچ گئی ہے جبکہ سال کے آغاز میں ۱۳ تک تھی۔ ڈسٹرکٹ کونسل کی طرف سے وہاں ہمارے سکول کی نئی عمارت شروع ہو چکی ہے جو انشاء اللہ قریب عرصہ میں تکمیل کو پہنچ جائے گی۔

نومبائعین

عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۵ افراد کا سلسلہ میں اضافہ ہوا۔ خدا تعالیٰ انہیں استقامت بخشتے ہوئے احمدیت کے لئے ان کے وجود کو بابرکت ثابت کرے۔ احباب جملہ مبلغین سیرالیون کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔

نقاب رُخ سے مرا آفتاب اُٹھائیگا

از مکرم ملک نذیر احمد صاحب ریاض

زمانہ درپئے آزار ہے تو کیا غم ہے
یہ دَورِ تیرہ بھی آخر گذر ہی جائے گا

انہی گھٹاؤں سے پھوٹیگی روشنی کی کرن
نقاب رُخ سے مرا آفتاب اُٹھائیگا

کبھی ہماری وفائیں بھی رنگ لائیں گی
کبھی انہیں بھی ہمارا خیال آئے گا

کبھی ہماری دعائیں بھی پُر اثر ہوں گی
کبھی یہ نخلِ تمنا بھی پھول لائیگا

جو گیت ہم نے بکھیرے ہیں اے ریاض یہاں
وہ دن بھی آئے گا سارا جہان گائے گا

یاد رفتگان

حکیم شیخ فضل حق صاحب بٹالوی مرحوم

فروغ شمع محفل گو رہیگا تا سحر یونہی
مگر محفل تو پروانوں سے خالی ہوتی جاتی ہے

(از مکرم عبد الجلیل صاحب عشرت بی اے آنرز لاہور)

سال ۱۹۵۵ء جماعت احمدیہ کے لئے عام الحزن تھا۔ اس سال سلسلہ کے بعض نہایت قیمتی وجود ہم سے رخصت ہوئے۔ حضرت اماں جی۔ حکیم فضل الرحمٰن صاحب۔ ماسٹر محمد حسن صاحب آسان۔ مولوی عبد المغنی صاحب۔ مولانا عبد الرحیم صاحب درد اور صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایک ایک کرکے اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ میرے خسر حکیم شیخ فضل حق صاحب بٹالوی بھی جو اپنے وسیع حلقہ اعزہ و احباب میں اپنے تقویٰ اور حسن اخلاق کی وجہ سے محبوب و محترم تھے۔ اسی سال ۳ر جولائی کو ہم سے جدا ہوئے۔

مرحوم صحابی تھے۔ آئینہ کمالات اسلام کے آخر میں ۲۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کے جلسہ میں شریک ہونے والے اصحاب کی فہرست میں ان کا نام ۱۲۷ نمبر پر اپنے والد شیخ نور احمد صاحب کے نام کے نیچے درج ہے۔ باپ بیٹا جب رخصت کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو حضور نے ازراہ شفقت ایک ٹوکری خطائیوں کی اور ایک ٹوکری جلیبیوں کی ساتھ کردی۔ اور فرمایا کہ بچے کے لئے ہے راستہ میں کھائے گا۔ ایک دفعہ شیخ نور احمد صاحب بیمار ہوگئے۔ انہوں نے حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب رضؓ (جو ابھی خلیفہ نہ تھے) کی حذاقت کی تعریف سن رکھی تھی۔ علاج کے لئے بٹالہ سے قادیان آئے۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا۔ کہ قادیان میں رہ کر علاج کروائیں۔ چنانچہ ان کی رہائش کا انتظام کرادیا اپنے ہاں سے چارپائیاں بھجوادیں۔ اور خود تکلیف سے گذارہ کرتے رہے۔ تین دن تک نور احمد صاحب اور ان کے متبعین کا کھانا بھی آپ ہی کے گھر سے آتا رہا۔ نور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوکر دعا کی درخواست کی چنانچہ خدا نے شفا دی۔ شیخ نور احمد صاحب نے اگرچہ بیعت نہ کی۔ لیکن کبھی سلسلہ کی مخالفت بھی نہ کی۔ مردم شماری میں اپنے آپ کو احمدی لکھوایا۔ اپنے بیٹے حکیم فضل حق صاحب کے احمدی ہونے پر کوئی اعتراض نہ کیا

بلکہ ہمیشہ بیٹے کی عزت کرتے رہے۔ بعد میں حکیم صاحب نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ کسی شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے ذکر کیا۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ ان کے والد تو احمدی تھے۔ بلکہ حکیم صاحب نے یہ بھی بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مقدمہ میں ۷۰ یا ۸۰ گواہوں میں ان کے والد کا نام بھی لکھوایا کسی نے عرض کیا کہ انہوں نے تو بیعت نہیں کی ہوئی۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ مجھے ان کی سچائی پر بعض بیعت کرنے والوں سے بھی زیادہ اعتبار ہے۔

حکیم صاحب مرحوم کے والد نے اپنی وفات سے پہلے اپنی ایک بیٹی کی نسبت بٹالہ کے ایک معزز غیر احمدی خاندان سے کی ہوئی تھی۔ والد کی وفات کے بعد حکیم صاحب نے ان لوگوں سے کہہ دیا کہ اب میں اپنی بہن کا ولی ہوں۔ میں اس کا رشتہ احمدیوں کے ہاں کرونگا چنانچہ نسبت ٹوٹ گئی۔ اور پھر یہی لڑکی ملک غلام فرید صاحب ایم اے کے ساتھ بیاہی گئیں۔ اسی طرح حکیم صاحب کی بڑی لڑکی کے متعلق واقعہ ہؤا۔ اس کے غیر احمدی نانا (حکیم صاحب کے خسر) نے ایک بڑے معزز غیر احمدی خاندان میں اسکے رشتہ کے لئے سلسلہ جنبانی شروع کردیا تھا۔ حکیم صاحب نے اپنے خسر سے کہا کہ رشتہ تو احمدی کے ساتھ ہی ہوگا چنانچہ اس لڑکی کا رشتہ حضرت امیر المومنین کے ایماء سے حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم (سابق افسر لنگرخانہ) کے ساتھ کردیا۔ اور دین کے لئے قربانی کا ایک معیاری نمونہ پیش کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح مرحوم کی جوانی کے ایام میں ممبران ینگ مین کلکے زئی ایسوسی ایشن بٹالہ نے متفقہ رائے سے ان کو اپنی ایسوسی ایشن کا صدر منتخب کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد ککے زئی برادری نے محض احمدیت کی وجہ سے انہیں صدارت سے الگ کردیا۔ حکیم صاحب نے اطلاع بھجوائی کہ میں پریذیڈنٹی کی پرواہ نہیں کرتا۔ بلکہ ممبری بھی چھوڑتا ہوں۔

حکیم صاحب کی طبیعت میں اپنے عقائد میں از حد پختگی تھی۔ وہ بلا خوف لومۃ لائم

اپنے اصول کے مطابق عمل کرتے تھے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ یہ بڑا مشکل کام ہے۔

بٹالہ میں حکیم صاحب مرحوم کی ذات مرجع خواص و عام تھی۔ خاندانی عزت کے علاوہ ذاتی وجاہت، حسن اخلاق۔ مہمان نوازی۔ اور پھر ان کی حذاقت طب کی وجہ سے لوگ کھنچے چلے آتے تھے۔ بٹالہ میں ان کے مکان پر مختلف وقتوں پر حضرت ام المومنین۔ حضرت خلیفہ اول، حضرت اماں جی اور حضرت امیر المومنین کے حرم کے علاوہ کئی دوسرے اکابر سلسلہ اکثر آتے جاتے رہتے۔ حضرت ام المومنین تو ان کے خاندان سے بہت محبت اور شفقت کا سلوک کرتی تھیں اور از راہ ذرہ نوازی ان کے ہاں چند دن قیام بھی کرتی تھیں۔ اور مختلف خاندانی تقریبوں میں شامل ہوا کرتی تھیں۔

حکیم صاحب متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ تہجد کی نماز وفات تک باقاعدہ ادا کرتے رہے۔ دعاؤں پر مداومت کرتے تھے۔ مجھے ہمیشہ خطوں میں لکھتے رہتے کہ میرے لئے دعا کرو کہ خدا میرا انجام بخیر کرے اور سچ یہ ہے کہ یہ رب سے جامع دعا ہے خود بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ کہا کرتے تھے کہ ایسا کبھی نہیں ہؤا کہ خدا نے میری دعا قبول نہ کی ہو۔ انتہا درجہ کے ذکی الحس تھے۔ معمولی سی بات بے حد محسوس کرتے تھے۔ لیکن طبیعت میں انکساری اور عاجزی بے حد تھی رقیق القلب تھے۔ لیکن صابر و شاکر بھی انتہا درجہ کے تھے۔ حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم کوئی ۲۰ سال مسلسل بحیثیت مبلغ افریقہ باہر رہے۔ ان کی عدم موجودگی میں حکیم فضل الحق صاحب کی بیٹی (زوجہ حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم) اپنے والد کے پاس رہیں۔ خاوند سے علیحدگی جہاں بیوی بچوں کے لئے ایک مسلسل امتحان تھا۔ وہاں لڑکی کی حالت بوڑھے باپ کے لئے بھی بہت تکلیف کا موجب تھی۔ لیکن مرحوم صبر سے برداشت کرتے رہے۔ اور دعاؤں پر ہی تکیہ کیا۔ پھر تقسیم ملک پر اپنی لاکھوں روپے کی جائداد چھوڑ کر جب پاکستان آئے۔ تو کوئی مکان یا دکان الاٹ نہ ہوئی۔ اور نہ وظیفہ ملا۔ ایک رشتہ دار نے از خود کچھ زمین الاٹ کرادی لیکن مرحوم کے استغنا کا یہ عالم تھا کہ کبھی جاکر اتنا بھی پتہ نہ کیا کہ زمین کہاں ہے۔ اور اسکی کیا آمدنی ہے۔

مرحوم نے فن طب محض ایک شغل کے طور پر سیکھا۔ خود ہی مطالعہ سے طب میں اتنی دستگاہ حاصل کرلی۔ کہ دور دور سے مریض آتے تھے۔ ہاتھ میں شفا تھی۔ حضرت خلیفہ اول کی پیروی میں علاج کے ساتھ دعا بھی کرتے تھے ان کی وفات کے بعد کئی لوگ ہمارے پاس آکر کہتے تھے۔ کہ ہمیں تو ان کے نسخہ پر ہی اعتقاد تھا

انہیں کی دوائی سے آرام آتا تھا۔ طب کی کتب کا مطالعہ اس دقت نظر سے کیا۔ کہ کتابوں پر ان کے ہاتھ سے لکھے ہوئے بے شمار نوٹ موجود ہیں۔ ہر کتاب کے ہر صفحہ میں خالی کاغذ لگوائے ہوئے تھے۔ جن پر اپنے تجربہ اور مطالعہ کے نتائج نوٹ کی صورت میں محفوظ کرتے تھے۔

میں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ طبیعت حساس بہت تھی۔ اسی سلسلہ میں آپ کا ایک واقعہ یاد آیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ خلافت اولیٰ کے وقت میں ان کے تعلقات خواجہ کمال الدین صاحب اور ڈاکٹر بشارت اللہ صاحب سے زیادہ تھے۔ اور صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثانی) سے کم۔ وہ اول الذکر احباب کی بہت عزت کرتے تھے۔ ایک دفعہ کیا ہؤا کہ مسجد نور میں کوئی جلسہ تھا یا جمعہ تھا۔ خواجہ صاحب اور ڈاکٹر صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔ وہ اور ان کے ساتھی آگے بڑھتے جارہے تھے۔ اور میاں محمود احمد صاحب محراب میں نہایت عاجزی سے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں میں سے کسی صاحب کا گذرتے وقت حضرت میاں صاحب (خلیفۃ المسیح الثانی) کے ہاتھ پر پاؤں آگیا۔ حضرت نے اُف تک نہ کی حکیم صاحب کہتے ہیں کہ میں یہ نظارہ دیکھ رہا تھا۔ میں نے محسوس کیا۔ کہ حضرت صاحب کی طبیعت میں کتنی نیکی اور خاکساری ہے۔ اور امور کے علاوہ یہ واقعہ بھی تھا۔ جس کے احساس نے حکیم صاحب مرحوم کو خلافت ثانیہ کی صداقت پر فوراً ایمان لانے پر آمادہ کیا۔ اور اس نازک وقت پر انہیں خدا نے راہ راست پر رکھا۔

حکیم صاحب کی صحت ہمیشہ اچھی رہی۔ بڑھاپے میں بھی تندرست رہے۔ وفات سے صرف ایک ہفتہ پہلے یکلخت فالج کا حملہ ہؤا طبیب ہونے کی وجہ سے خود ہی کہا کرتے تھے۔ کہ مجھ پر فالج کا حملہ ضروری تھا۔ میو ہسپتال (البرٹ وکٹر وارڈ) میں داخل کرا گیا۔ یہاں چند دن کی بیماری کے بعد جان۔ جان آفرین کے سپرد کردی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون لاش ربوہ لے جائی گئی۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ ان کے بابرکت وجود کے اٹھ جانے کے بعد خاندان کو پے در پے صدمے آئے۔ اگست ۱۹۵۵ء میں ان کے داماد حکیم فضل الرحمٰن صاحب (سابق مبلغ افریقہ) فوت ہوگئے۔ اور جنوری ۱۹۵۶ء میں ان کے بھائی ظفر الحق صاحب ریٹائرڈ پی۔ سی۔ ایس انتقال کرگئے۔ حکیم صاحب کے پسماندگان میں ان کی بیوہ ان کے بیٹے مسٹر افتخار الحق بیرسٹر اور چار بیٹیاں ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ڈاکٹر اقبال کا ایک بیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت پر جاہلانہ اعتراض کا ایک اور جواب

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ)

ہر علم کی مصطلحات ہوتی ہیں۔ اور دقیق حقائق کو بیان کرنے کے لئے ہر شخص کو استعارے استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ اہل علم ان استعارات سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ مگر جاہل لوگ اپنی استعدادت کی وجہ سے کلام اور متکلم کو محل اعتراض قرار دے لیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تصوف کی اصطلاحات ظل اور بروز کو استعمال فرمایا۔ اور تمثیلی طور پر مریم اور ابن مریم بننے کو حمل سے تشبیہہ دی۔ مگر اس پرحکمت بیان کو جو قرآن مجید کی تائید کے ساتھ ساتھ روحانیت کی چاشنی بھی اپنے اندر رکھتا تھا۔ مخالف علماء نے دانستہ طور پر تضحیک و استہزاء کا نشانہ بنایا۔ اور عوام کو ہنسایا۔ حالانکہ اہل علم و روحانیت کی نظر میں وہ ایسا کرنے میں اپنی جہالت پر مہر کر رہے تھے۔

ہم لکھ چکے ہیں۔ کہ ہر علم کی مصطلحات ہوتی ہیں۔ ذیل میں علامہ اقبال کی شاعرانہ حالت کے متعلق خود ان کا ایک بیان درج کیا جاتا ہے۔ یہ بیان جناب شفاء الملک حکیم محمد حسین صاحب قریشی کے مضمون "حکیم الامت علامہ اقبال" کے زیر عنوان روزنامہ "نوائے وقت" ۲۲ر اپریل ۱۹۵۶ء میں شائع ہوا ہے۔ جناب حکیم قریشی صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"ان کے (علامہ اقبال کے) شعر کہنے کی حالت بھی دوسرے شعراء سے کچھ الگ تھی۔ فرماتے تھے کہ سال میں چار پانچ ماہ تک ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مجھ میں ایک خاص قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے میں بلا ارادہ شعر کہتا رہتا ہوں۔ اس قوت کے ہوتے میں گھر میں دوسرے کام بھی کرتا رہتا ہوں۔ مگر زیادہ تر طبیعت کا رجحان شعر گوئی کی طرف ہوتا ہے۔ ان دنوں عموماً رات کو شعر گوئی کے لئے بیدار رہنا پڑتا ہے۔ میرے استفسار کرنے پر فرمایا۔ کہ میں نے زیادہ سے زیادہ ایک رات میں تین سو اشعار کہے ہیں۔ چار پانچ ماہ بعد یہ قوت ختم ہو جاتی ہے۔ تو غور و فکر کے بعد کچھ شعر کہے جا سکتے ہیں۔ مگر یہ آورد ہوتی ہے۔ اور وہ آمد۔ دونوں طرح کے کہے ہوئے اشعار میں تمیز کی جا سکتی ہے۔ اس حالت کو ڈاکٹر صاحب حمل سے تشبیہہ دیا کرتے تھے۔ اور اس حالت کے اختتام کو وضع حمل سے"۔

(نوائے وقت لاہور مورخہ ۲۲ر اپریل ۱۹۵۶ء)

ناظرین کرام! علامہ اقبال کے اس صاف بیان پر غور فرماویں۔ اب اگر کوئی شخص اس بیان سے ڈاکٹر اقبال کے حمل اور وضع حمل کا استدلال کر کے ان پر طنز کرے۔ تو کیا اس شخص کے جاہل اور شرارتی ہونے میں کسی کو شبہ ہو سکتا ہے۔ بعینہ یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت پر اعتراض کرنے والے کا ہے۔ عقلمندوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر علم کی اصطلاحات کو مدنظر رکھ کر بات کیا کریں۔ ولکل ان یصطلح۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری۔

نوٹ:۔ لفظ حمل کے استعمال کے سلسلے میں ایک اور حوالہ بھی درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جو کتاب عرفان از فقیر نور محمد صاحب سروری ہی سے لیا گیا ہے۔ یہ کتاب حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب نور الہدیٰ کے مقدمہ کے طور پر ۱۳۵۹ھ میں شائع ہوئی۔

"اللہ تعالیٰ نے ہمارے سردار آقائے نامدار احمد مختار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ بے کینہ ہی پہلے پہل تخم اسم اللہ ذات سے شجرۃ الانوار قرآن کو نمودار کیا۔ اور اسی کے انوار سے تمام دنیا کو روشن کیا۔ چنانچہ جب غار حرا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلے پہل قرآن کریم نازل ہوا۔ تو اس کی کیفیت یوں تھی۔ کہ جب آپ کے وجود مسعود میں تخم اسم اللہ ذات نے پھلنے پھولنے کا تقاضا شروع کیا۔ تو حضرت سرور کائنات نے اپنے اندر نزول وحی کے آثار محسوس کئے اور حضرت مریمؑ کی طرح آپ نے اپنے بطن باطنی میں حمل وحی کی بے واسطہ ثقالت کو معلوم کیا۔ اور فحملتہ فانتبذت بہ مکانا قصیا کی طرح آپ نے دشت و بیابان کا رخ کیا۔ اور آبادی سے دور ایک پہاڑ کی غار میں جسے غار حرا کہتے ہیں۔ جا کر معتکف اور گوشہ نشین ہو گئے۔ اور اس معنوی تخم کے سینچنے اور پھوٹنے اور روحانی عیسیٰ کے وضع حمل اور تولد ہونے کے انتظار میں بار بار جاتے اور کئی روز بیٹھے رہتے۔ آخر ایک دن جبریل امین اس تخم کو پانی دینے کے واسطے اللہ تعالیٰ کی جناب سے آب حیات کا چشمہ اپنے سینے میں بھر کر لائے۔ اور آنحضرتؐ کے سینے سے سینہ ملا کر آپ کو زور سے دبایا اور کہا۔ کہ اقراء یعنی پڑھ۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے جواب میں کہا۔ انا لیس بقاریٔ یعنی میں تو پڑھنے والا اور قاری نہیں ہوں۔ چنانچہ تین دفعہ جبریل امین نے سینے سے دبایا۔ اور ہر دفعہ اقراء کہتے رہے۔ اور جواب میں آنحضرتؐ انا لیس بقاریٔ فرماتے رہے۔ یعنی آپ کے انا لیس بقاریٔ کے فرمانے سے یہ مراد تھی۔ کہ پانی تو مل رہا ہے۔ مگر ابھی تک وہ شجر پھوٹا ہوا نظر نہیں آتا۔ چنانچہ آخری دفعہ جبرائیل امین نے سینے سے دبا کر کہا۔ اقراء باسم ربک .... مالم یعلم۔ ترجمہ:۔ پڑھ تو قرآن کو اپنے رب کے اس اسم سے جس نے انسان کو خون منجمد سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرے بہت مہربان رب کی قسم ہے۔ جس نے عوام کو قلم سے سکھایا۔ اور خاص انسان کو بے واسطہ وہ علم لدنی سکھایا۔ جو کہ وہ نہیں جانتا تھا۔ غرض قرآن مجید کی یہی پہلی آیت اور سورت اتری ہے۔ اور اقراء باسم ربک الذی خلق میں یعنی پڑھ اپنے رب کے اسم کے وسیلے سے اسی اسم ذات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اب اسم ذات یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے سینے میں پھوٹ کر سر نکال چکا ہے۔ اور شجر قرآنی بن رہا ہے۔ اب قرآن کو پڑھ اور اس کے معارف علوم اسرار اور انوار کے پھل خود کھا اور امت مرحومہ کو قیامت تک کھلائے جا۔ اسی طرح شجر قرآن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود باجود کی زمین میں اسم اللہ ذات کے تخم سے پیدا و ہویدا ہوا۔"

(از عرفان مصنفہ فقیر نور محمد صاحب سروری قبیلہ کمال خیل مقام کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں صوبہ سرحد صفحہ ۹۲، ۹۳ مطبوعہ ۲۷ر محرم الحرام ۱۳۵۹ھ) (ادارہ)

ماہنامہ خالد کے بارہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا فیصلہ

بہت سی مجالس خدام الاحمدیہ کے ذمہ رسالہ خالد کی قیمتیں قابل ادا ہیں۔ اور باوجود متعدد مرتبہ توجہ دلانے کے انہوں نے یہ رقوم ادا نہیں کیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے اجلاس مورخہ ۱۳؍۵؍۵۶ میں ان کا معاملہ پیش ہوا۔ تو مجلس نے فیصلہ کیا۔ کہ

(۱) جن مجالس کے ذمہ خالد کی قیمت بقایا چلی آ رہی ہے۔ اور وہ قیمت ادا نہیں کرتیں۔ ان کا پرچہ بند کر دیا جائے۔ (۲) ان مجالس سے بقایا جات وصول کئے جائیں۔

چنانچہ مجلس کے فیصلہ کی تعمیل میں نادہند مجالس کے پرچے بند کر دیئے گئے۔ ایسی مجالس کو انفرادی طور پر بقایا جات کی ادائیگی کے لئے لکھا جا رہا ہے۔ انہیں اپنے بقایا جات جلد تر ادا کرنے چاہئیں۔

مجلس مرکزیہ کو ان تمام مجالس پر افسوس ہے۔ جنہوں نے مجلس کے رسالہ خالد کی قیمت ادا نہیں کی۔ اور فرض کی ادائیگی سے کوتاہی کی ہے۔ رسالہ خالد ہر مجلس میں جانا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ پرچہ جاری ہی اس غرض کے لئے کیا گیا ہے۔ تا خدام کی صحیح اسلامی رنگ میں تربیت کی جائے۔ جب مجالس یہ رسالہ منگواتی ہی نہیں۔ تو اس سے فائدہ کس طرح اٹھائیں گی۔ اور جب مجالس اپنا رسالہ ہی نہیں خریدتیں۔ تو وہ دوسرے کاموں میں کس طرح حصہ لے سکتی ہیں۔ پس یہ امر مجلس مرکزیہ کے نزدیک تشویشناک ہے۔ اور مجلس مرکزیہ جملہ مجالس کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ وہ اس کوتاہی کو جلد تر دور کریں اور

(۱) ہر مجلس رسالہ خالد کے مینیجر کے ساتھ خط و کتابت کر کے اپنا بقایا صاف کرے۔ کسی مجلس کے ذمہ بقایا کا موجود رہنا اس کے کام نہ کرنے کی دلیل ہے۔

(۲) ہر مجلس زیادہ سے زیادہ رسالہ خالد کے خریدار پیدا کرے۔ اور اس کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ پھیلائے۔

میں امید رکھتا ہوں۔ کہ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ رسالہ خالد کے بارہ میں اپنے فرائض کو ادا کرنے کی طرف فوری توجہ دیں گی۔ اور رسالہ خالد کے زیادہ خریدار بنائیں گی۔

رسالہ کی سالانہ قیمت صرف -/۸/۴ روپے ہے۔ جو پیشگی آنی ضروری ہے۔ رسالہ خالد کے بارہ میں جملہ خط و کتابت بنام "مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ" ہونی چاہیئے۔

(قائم مقام نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حج کے لئے روانہ ہونے والے دوست توجہ فرمائیں

امسال حج کے لئے بحری جہازوں کی روانگی ۱۴ر مئی سے شروع ہو چکی ہے۔ جملہ احمدی احباب جو امسال اس سعادت کے حصول کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ اپنے اپنے اسمائے گرامی اور جائے رہائش کے نام اور تاریخ روانگی سے فوراً دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ تا کہ سب کا باہمی تعارف کرا دیا جائے

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

چندہ جلسہ سالانہ

صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں سب سے کم وصولی جس چندہ میں ہوتی ہے وہ چندہ جلسہ سالانہ ہے۔ حالانکہ اس چندہ کی ادائیگی میں دوہرا فائدہ ہے۔ ایک تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کا ثواب ہے اور دوسرے یہ کہ یہ چندہ احباب کی خورد و نوش اور رہائش وغیرہ کے انتظامات پر ہی خرچ ہوتا ہے۔ ویسے تو تمام چندے جماعت کی بہبودی کے لئے ہی خرچ ہوتے ہیں لیکن یہ چندہ تو نمایاں اور مخصوص طور پر چندہ دینے والوں کے آرام و آسائش پر ہی خرچ ہوتا ہے اور اس طرح انہیں ہاتھوں ہاتھ یہ رقم واپس مل جاتی ہے اور آخرت کا ثواب اس کے علاوہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

علاوہ ازیں جماعت کے سالانہ اجتماع کا خرچ پورا کرنے کے لئے جماعت نے خود ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کی تعمیل میں یہ چندہ اپنے اوپر عائد کیا ہوا ہے اور اجتماع بھی ایسا جس میں شامل ہو کر ہزاروں ہزار نفوس بیک وقت روحانی برکات سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ پس احباب جماعت کا فرض ہے کہ یا تو اس چندہ کی پوری ادائیگی کریں اور یا ان اخراجات کو پورا کرنے کے لئے مجلس مشاورت کے ذریعہ کوئی دوسری متبادل تجویز منظور کرا لیتے۔ پچھلے سال متعدد مرتبہ اعلان کرنے کے باوجود کسی جماعت نے کوئی دوسری تجویز پیش نہیں کی۔ اس لئے ہر جماعت پر لازم ہے کہ اس چندہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ کرے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ختم ہونے والے سال میں اس چندہ کا بجٹ پورا ہو گیا ہے جس کے لئے میں تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن چونکہ سابقہ وعدوں کے پیش نظر بجٹ کم رکھا جاتا تھا۔ اس چندہ سے جلسہ سالانہ کا تمام خرچ پورا نہیں ہوتا تھا اس لئے سال سابق میں اس چندہ کی وصولی میں جو اضافہ ہوتی ہے اس کے پیش نظر اس چندہ کی آمد کا بجٹ بڑھا دیا گیا ہے تا اس چندہ سے جلسہ کے تمام اخراجات پورے ہو سکیں اور ان کے اخراجات کا کوئی حصہ دوسرے چندوں سے پورا نہ کرنا پڑے۔

لہٰذا میں تمام احباب جماعت اور عہدہ داروں سے التجا کرتا ہوں کہ شروع سال سے ہی اپنی توجہ اس چندہ کی وصولی پر مرکوز رکھیں۔ آخیر وقت پر وصولی کرنے کی بجائے احباب کو ترغیب دیں کہ شروع سال سے ہی پورا چندہ جلسہ سالانہ ادا کریں۔ جو دوست یکمشت اس چندہ کی ادائیگی نہ کر سکتے ہوں وہ اسی وقت سے باقساط ادائیگی شروع کر دیں۔ زمیندارہ جماعتوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ فصل ربیع پر ہی پورا چندہ جلسہ سالانہ ادا ہو جائے اور اگر کوئی دوست اس چندہ کی تمام رقم فصل ربیع پر ادا نہ کر سکے تو نصف رقم ضرور ہی اب ادا کر دے اور باقی نصف فصل خریف پر ادا کر دے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال ربوہ

ضروری اعلان

مندرجہ ذیل احباب نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ جو پتہ ان کے نام کے سامنے درج کیا گیا ہے اس پتہ پر ان سے خط و کتابت کی گئی ہے لیکن کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اگر یہ احباب اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے مکمل پتہ جات سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر کسی دوست کو ان احباب کا پتہ معلوم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(۱) طفیل احمد صاحب باجوہ ولد فتح الدین صاحب باجوہ۔ موضع گمبٹ ریاست خیرپور۔

(۲) محمد شفیع صاحب شوقی ولد میر حسین صاحب معرفت مسجد احمدیہ کوئٹہ

(۳) سید احمد صاحب ولد جمعدار شرافت احمد صاحب گوٹھ چوہدری جمال دین۔ ڈاکخانہ دریا خان مری ضلع نوابشاہ۔

(۴) رشید احمد صاحب خالد ملازم دفتر انسپکٹر کوآپریٹو سوسائیٹیز سمندری ضلع لائلپور

(۵) ریاض حسین ولد خدا بخش چیمہ چک ۱۳۹ رکھ برانچ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ

ولادت:۔ بندہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند مورخہ ۲ مارچ ۵۶ء کو عطا فرمایا ہے بچہ کا نام حضور نے انور احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب بچہ کی صحت اور خادم دین ہونے کیلئے دعا فرمائیں

عبدالحمید جوائنٹ آفسر کوئٹہ

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر تحریک کی طرح سے ان کو تحریک کی جائے کہ چندہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے طور پر کچھ وظیفہ دے دیا کریں تو چند سالوں میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم ہذا مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہوگی۔ ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ½ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ½ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ⅖ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے اوّل زمیندارہ قرضہ تعلیم دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل، دوم و سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔

یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرض حسنہ وظائف لیں گے۔

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں یہ صدقہ جاریہ ہے۔ رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ بمد سکیم تعلیمی قرضہ ارسال فرمایا کریں۔

ناظر تعلیم۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے بڑے بھائی عبدالرحمٰن خانصاحب امسال ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان دے رہے ہیں۔ درویشان سلسلہ اور بزرگان دین ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالرحیم خاں ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز ڈیرہ غازیخاں

(۲) میرے لڑکے عبدالستار نے بی۔ ایس سی زراعت کا امتحان دیا ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

محمد علی سیکرٹری مال انجمن احمدیہ شہر ڈیرہ غازیخاں

(۳) خاکسار نے امسال بی۔ اے (انگریزی) کا امتحان دیا ہے۔ اس میں اعلیٰ کامیابی اور دیگر مشکلات کی دوری اور متعلقین کی بہتری کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

(صوفی) خدا بخش عبد زیروی دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

(۴) خاکسار اور خاکسار کے بھائی مختلف امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے۔

نور احمد پرویز قلعہ صوبہ سنگھ

(۵) میرا بھتیجا رشید احمد ڈار چک ۴۷۶ گ ب بیر محل تین ماہ سے سخت بیمار ہے احباب صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔

محمد نذیر ڈار چوہڑ کانہ منڈی شیخوپورہ

(۶) بندہ تشویشناک مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و رحم سے مشکلات کو دور فرما دے

ماسٹر محمد اسماعیل۔ جسونت بلڈنگ لاہور

(۷) خاکسار نے جے۔ وی کا امتحان دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے آمین

لطف علی ٹیچر ایم۔ بی سکول چاہ بوہڑ والا ملتان

بچوں کی نگہداشت

قوموں کے استحکام کا انحصار اس کے بچوں کی صحت مند پرورش پر ہوتا ہے۔ اس لئے زندہ قومیں بچوں کے مسائل پر کڑی نگاہ رکھتی ہیں۔ پاکستان میں ابھی تک اس ضرورت کو محسوس نہیں کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں لاکھوں پاکستانی بچے غفلت اور لاپرواہی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن یورپ اور امریکہ میں بچوں کی پرورش کو نمایاں اہمیت دی جاتی ہے برطانیہ میں بچوں کی قبل از وقت پیدائش کا رجحان ہے۔ اگرچہ ڈاکٹروں کی تندہی اور جانفشانی کے سبب اب بچوں کی قبل از وقت پیدائش تقریباً نصف رہ گئی ہے لیکن اب بھی برطانیہ میں سال بھر میں جتنے بچے پیدا ہوتے ہیں انمیں بیس فیصد کی تعداد ایسے بچوں کی ہوتی ہے جن کی پیدائش قبل از وقت ہوتی ہے ۱۹۵۲ء میں برطانیہ میں کل چھ لاکھ اکہتر ہزار بچے پیدا ہوئے جن میں سے قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد چھیالیس ہزار تھی۔ ان میں سے سات ہزار بچے ایک ماہ کے اندر اندر ہلاک ہو گئے آج سے بیس سال پہلے برطانیہ میں اس قسم کے پچاس فی صدی بچے ہلاک ہو جاتے تھے لیکن اب ایسے بچوں کی شرح اموات کم ہو کر بیس صدی رہ گئی ہے۔ ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں کے اعضائے جسمانی مکمل نہیں ہوتے۔ اسلئے پیدائش کے وقت معمولی سی لغزش بھی ان کی ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے۔ سالہا سال تک اس قسم کے بچے موت کا شکار ہوتے رہے لیکن جدید سائنس کی روشنی میں ڈاکٹروں نے ان کے تحفظ کو ممکن بنا دیا ہے۔ تاہم برطانیہ کی وزارت صحت نے ۱۹۵۵ء میں جو رپورٹ شائع کرائی تھی۔ اس میں اعتراف کیا گیا تھا کہ ابھی تک یہ مسئلہ برطانوی حکومت کے لئے بے حد تشویش کا باعث بنا ہوا ہے۔

امریکہ میں قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں کے تحفظ کا مرکز سب سے پہلے شکاگو کے ایک جواں سال ڈاکٹر ہیس نے ۱۹۲۲ء میں قائم کیا۔ ہیس نے ایک نمائش میں ایک بچہ دیکھا جسے مشین کے ذریعہ زندہ رکھا جا رہا تھا یہ کام ڈاکٹر کینی انجام دے رہا تھا۔ ہیس نے ڈاکٹر کینی سے یہ مشین خرید لی۔ اور بعد ازاں اس مشین میں ضروری ردوبدل کر کے اس کا نام "ہیس انکوبیٹر" رکھ دیا۔ ان دنوں امریکی ہسپتالوں میں اس قسم کے بچوں کی پرورش کے لئے معقول سہولتیں فراہم نہیں کی جا سکتی تھیں۔ اس وقت ہیس کے قائم کردہ مرکز میں بیک وقت ایسے چالیس بچوں کی حفاظت کی جاتی ہے۔ یہ مشینیں ان بچوں کو خوراک، ہوا اور اعضائے جسمانی کی تکمیل کے لئے دیگر ضروریات بہم پہنچاتی ہیں۔ ۱۹۴۸ء میں ہارورڈ یونیورسٹی کے ایک ڈاکٹر نے یہ تحقیق کی کہ قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں کی بینائی درست نہیں ہوتی۔ اور مشینوں کے ذریعہ اعضائے جسمانی کی تکمیل کے باوجود بینائی کمزور رہتی ہے۔ لیکن اب برطانیہ اور امریکہ کے ڈاکٹروں نے اس قسم کے بچوں کی یہ کمزوری دور کرنے میں بھی کامیابی حاصل کر لی ہے ان کا بیان ہے کہ اگر قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں کو آکسیجن پہنچانے میں انتہائی احتیاط سے کام لیا جائے۔ تو امراض چشم پر بھی قابو پایا جا سکتا ہے لنڈن کے ایک ڈاکٹر کا بیان ہے کہ قبل از وقت پیدا ہونے والے بچوں کو آکسیجن صرف اسی صورت میں دینی چاہئیے۔ جب اس کے بغیر کوئی چارہ کار باقی نہ رہے۔ تاہم اس قسم کے بچوں میں اکثریت ان کی ہے جو عام بچوں کی طرح زندگی کے مختلف ادوار سے گزرے اور اوسطاً پوری عمر پائی مشاہیر عالم میں متعدد زعماء ایسے گزرے ہیں جن کی پیدائش قبل از وقت ہوئی لیکن انہوں نے اپنی زندگی میں غیر معمولی شہرت حاصل کی۔ ۱۶۴۳ء میں نیوٹن قبل از وقت پیدا ہوا اور اپنی پچاسی سالہ زندگی میں اس نے تاریخ عالم میں قابل فخر مقام حاصل کیا۔ حالانکہ جب وہ پیدا ہوا تھا تو نرسوں نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ نیوٹن ایک دن بھی مشکل سے زندہ رہ سکے گا۔ روسو، ہیوگو وکٹر اور ڈارون بھی اگرچہ ایام پیدائش پورے کئے بغیر دنیا میں آ گئے تھے لیکن اپنی زندگی میں انہوں نے اپنے کمالات کی دھاک بٹھا دی۔ موجودہ دور کی مشہور شخصیتوں میں برطانیہ کے سابق وزیر اعظم مسٹر چرچل کا نام پیش کیا جا سکتا ہے۔ مسٹر چرچل بھی "قبل از وقت" پیدا ہونے والوں میں سے ہیں۔ لیکن دور حاضرہ کے سیاستدانوں میں ان کا نام سرفہرست ہے۔

جدید تحقیق کی روشنی میں امریکہ اور یورپ کے ڈاکٹر یہ امید ظاہر کر رہے ہیں کہ وہ مستقبل قریب میں قبل از وقت پیدائش کے مرض پر پوری طرح قابو پا لیں گے اور جدید تحقیقات سابقہ ناکامیوں کا ازالہ کرنے میں بہت مفید ثابت ہوں گی۔

ڈاکٹر اس امر کا بھی اعتراف کرتے ہیں اگرچہ ایسے بچوں کی مشینی ذرائع سے حفاظت کی جا سکتی ہے۔ لیکن شکم مادر کے مقابلے میں مصنوعی ذرائع سے اعضائے جسمانی کی نشوونما خاطر خواہ طریقہ سے نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ان کی کوشش یہ ہے کہ قبل از وقت بچوں کی حفاظت اور پرورش کے ساتھ ساتھ ایسے طریقے بھی اختیار کئے جائیں۔ جن سے اس مرض کا ہی خاتمہ ہو جائے۔ اس مرض پر قابو پانے میں اچھی خوراک کو بھی دخل ہے۔ امریکی میڈیکل ایسوسی ایشن کے رسالے نے لکھا ہے کہ اس قومی مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے خوراک کو قطعی اہمیت تو نہیں دی جا سکتی۔ تاہم ناقص خوراک کو بھی دیگر وجوہات میں سے ایک وجہ سمجھا جا سکتا ہے۔

(ماخوذ)

ولادت

مکرم خواجہ محمد عبدالغنی صاحب راولپنڈی کے ہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۷ اور ۲۸ اپریل کی درمیانی شب کو لڑکا عطا کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بچہ کا نام انیس احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور اپنے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے آمین
مکرم خواجہ صاحب نے اس بچہ کی پیدائش کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے دفتر الفضل کو کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے ارسال فرمائے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء
دوسرے احباب بھی ایسی خوشی کی تقاریب پر الفضل کو یاد رکھا کریں۔

مینجر الفضل ربوہ

درخواست دعا

خاکسار کی چھوٹی بچی بیمار ہے۔ احباب براہ کرم اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد طفیل حجام ربوہ

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

لاہور سرگودھا روٹ	۱ پہلی سروس	۲ دوسری سروس	۳ تیسری سروس	۴ چوتھی سروس	۵ پانچویں سروس	۶ چھٹی سروس	۷ ساتویں سروس	۸ آٹھویں سروس	۹ نویں سروس	۱۰ دسویں سروس
روانگی از سرگودھا	۳ ½	۴ ½	۵ ½	۶ ½	۷ ½	۸ ¾	۱۰	۱۱ ½	۱۳	۱۴ ½
آمد لاہور	۸ ½	۹ ½	۱۰ ½	۱۱ ½	۱۲ ½	۱ ¾	۱۵	۱۶ ½	۱۸	۱۹ ½
روانگی از لاہور	۳ ½	۵	۶ ½		۹ ½	۱۰ ½	۱۲	۱۳ ½	۱۵	۱۶
آمد سرگودھا	۸ ½	۱۰	۱۱ ½		۱۴ ½	۱۵ ½	۱۷	۱۸ ½	۲۰	۲۱

از سرگودھا تا گوجرانوالہ			از گوجرانوالہ تا سرگودھا		
پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس
۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ½	۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ½

جنرل منیجر

جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سکارنو واشنگٹن پہنچ گئے

واشنگٹن ۱۷ رمئی۔ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو امریکہ کے اٹھارہ دن کے سرکاری دورے پر جب یہاں پہنچے تو ہوائی اڈے پر صدر آئزن ہاور اور امریکہ کے دوسرے اعلیٰ حکام نے ان کا خیر مقدم کیا

ہوائی اڈے سے معزز مہمان سیدھے وائٹ ہاؤس پہنچے۔ سارے راستہ میں سڑک کے دونوں جانب ہزاروں لوگ ان کے خیر مقدم کے لئے قطار اندر قطار کھڑے تھے۔ بعد ازاں صدر آئزن ہاور نے صدر جمہوریہ انڈونیشیا کے اعزاز میں ایک دعوت دی۔ جس میں صدر کے علاوہ نائب صدر نکسن اور وزیر خارجہ ڈلیس نے امریکی نمائندوں کی قیادت کی۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے صدر آئزن ہاور نے کہا۔

"مجھے امید ہے کہ آپ امریکہ میں اپنے دورے کے اثنا میں دلچسپی کی بہت سی باتیں پائیں گے اور آپ اس احساس کے ساتھ اپنے وطن واپس لوٹیں گے کہ امریکہ کے لوگ انڈونیشیا میں۔ آپ میں اور آپ کی ان مساعی میں ذاتی دلچسپی رکھتے ہیں جو آپ اپنے لوگوں کا معیار زندگی بلند کرنے اور انہیں ایک بہتر زندگی سے ہمکنار کرنے کے لئے کر رہے ہیں"۔

سوکارنو ہفتہ کے دن تک واشنگٹن میں قیام کریں گے۔ اس کے بعد وہ امریکہ کے مختلف حصوں کے دورے پر روانہ ہو جائیں گے۔ بعد ازاں وہ کینیڈا بھی جائیں گے۔

کشمیری مہاجرین کی مالی امداد

سیالکوٹ ۱۸ رمئی۔ حکومت پاکستان نے جموں وکشمیر رفیوجی کونسل کی وساطت سے جموں وکشمیر کے مہاجرین کو مالی امداد دینے کے لئے جو درخواستیں طلب کی تھیں ان میں سے بیشتر درخواستوں پر مالی امداد کی منظوری دیدی گئی ہے۔ اب تک ۱۷۶ درخواست دہندگان ۹۵ ہزار روپے کی مالیت کے قرضے وصول کر چکے ہیں۔ پانچ صد چھوٹے دوکاندار پانچ سو روپے فی کس کے حساب سے یکمشت قرضے حاصل کر چکے ہیں اور ۱۱۰ پارچہ بافوں نے ۳۰۰ روپے فی کس قرضہ حاصل کر لیا ہے۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق اب صرف دو سو درخواستوں کا فیصلہ ہونا باقی ہے۔ جن کے متعلق ڈائرکٹریٹ کشمیر رفیوجیز ضروری خط وکتابت کر رہی ہے۔

تجارتی نرخ لاہور مارکیٹ

گوڑ ۲۵/۰ تا ۲۹/۰ شکر ۲۸/۰ تا ۳۴/۰ چینی دیسی ۴۵/۰ تا ۵۰/۰۔ تیل توریہ ۵۰/۱۲ تا ۵۱/۸۔ تیل بنولہ ۵۶/۰ تا ۵۷/۰۔ ناریل ۹۵/۰ تا ۱۰۰/۰۔ تیل تلی ۷۲/۰ تا ۷۳/۰۔ سرخ مرچ ۳۰/۰ تا ۴۰/۰۔ الائچی ڈھوڈہ ۶۴/۰ تا ۷۴/۰۔ لونگ ۵۶۰/۰ تا ۵۶۵/۰۔ الائچی خورد ۵۲/۰ روپے سیر۔ ہلدی ۱۰۷/۰ تا ۱۰۸/۰۔ نمک ۴/۸۔ دیسی گھی ۱۷۲/۸ بناسپتی گھی ۴۴/۸۔ ٹین ماش ثابت ۲۰/۰ تا ۲۹/۰ مونگ ثابت ۲۵/۰ تا ۲۷/۰ مسور ثابت ۱۶/۰ تا ۱۴/۰۔ کابلی چنے ۱۳/۰ تا ۱۵/۰ موٹھ ۲۰/۸ تا ۲۱/۱۲۔ گندم ۱۱/۴ میدہ ۵۵/۰ تا ۶۲/۰۔ دیسی صابن ۴۲/۰ تا ۵۵/۰۔ ۵۸/۰ باجرہ ۱۲/۰ تا ۱۳/۰ توریہ ۱۹/۰ تا ۲۰/۰ کھل توریہ ۵/۰ تا ۵/۴ کھل بنولہ ۱۲/۰ تا ۱۳/۰ باسمتی ۴۶/۰ تا ۴۷/۰

صرافہ سونا ۱۱۹/۰ تا ۱۲۰/۰ پونڈ ۶۹/۰ چاندی ٹکسالی ۱۲۷/۸ چاندی ۱۲۸/۰ تا ۱۲۷/۴

خشک میوہ بادام ۱۴۰/۰ تا ۱۴۵/۰ روپے (۴) سوگی ۶۰/۰ تا ۸۰/۰۔ چھوہارہ ۵۸/۰ تا ۶۲/۰ کھوپرا ۸۷/۰۔ پستہ ۳۵۸/۰ تا ۳۶۰/۰ روپے

کراچی میں ری پبلکن پارٹی کی شاخ

کراچی ۱۸ رمئی۔ کراچی میں ری پبلکن پارٹی کی شاخ قائم کرنے کے لئے چودہ ارکان پر مشتمل ایک تنظیمی کمیٹی بنائی گئی ہے۔ جس کے چیئرمین مسٹر صلاح الدین اور پراپیگنڈا سیکرٹری مسٹر سید علی نقوی منتخب ہوئے۔

ملتان ۱۸ رمئی مغربی پاکستان کے وزیر اطلاعات بلدیات و سماجی امور سید حسن محمود نے بتایا کہ ابھی تک انہوں نے ملتان میونسپلٹی کو توڑنے کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔

معقول وجوہ کی بنا پر مرکز دعاوی داخل کرنیکی اجازت دیگا

دعاوی کے اندراج کے قواعد میں ترمیم

کراچی ۱۷ رمئی۔ مرکزی حکومت نے دعاوی کے اندراج کے قواعد میں ترمیم کے ذریعہ یہ اختیار حاصل کر لیا ہے کہ کسی مناسب سبب کی بنا پر وہ متعلقہ کلیمز کمشنر کو ہدایت کر سکتی ہے کہ وہ دعاوی داخل کرنے کی مقررہ تاریخ کے بعد کوئی دعوے قبول کرے۔ دعاوی قبول کرنے کے بعد ان پر متعلقہ قانون اور مناسب قواعد کے تحت کارروائی کی جائے گی۔

حکومت نے دعاوی کے اندراج کے قواعد مجریہ ۱۹۵۵ء میں بعض ترمیمیں کی ہیں ایک ترمیم کے تحت کسی ڈپٹی کلیمز کمشنر ایڈیشنل کلیمز کمشنر یا اسسٹنٹ کلیمز کمشنر یا کسی کلیمز آفیسر کے فیصلے کے خلاف اپیل کے لئے وہی فیس ادا کرنا ہوگی۔ جو دعاوی داخل کرنے کے لئے ادا کی گئی تھی۔

کسی کلیمز آفیسر کے حکم کی نقل حاصل کرنے کے لئے دو آنے اور کسی ڈپٹی کلیمز کمشنر ایڈیشنل کلیمز کمشنر یا کلیمز کمشنر کے حکم کی نقل حاصل کرنے کے لئے تین روپے فیس ادا کرنی ہوگی۔ یہ فیس کورٹ فیس سٹامپ کی شکل میں ادا کی جائے گی۔

عرب وزرائے خارجہ کا اجلاس

قاہرہ ۱۷ رمئی۔ اس ہفتے مصر اشام لبنان اور اردن کے وزرائے خارجہ کا اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں عرب اسرائیل تنازعہ کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل کی رپورٹ پر غور ہوگا۔ اور تمام عرب ملکوں کے رویہ میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ بعد ازاں عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی الجزائر کے سوال پر غور کرے گی۔

بھارت اور یورپ کے درمیان بس سروس کا انتظام

نئی دہلی ۱۸ رمئی۔ ایک فرانسیسی فرم پیرس سے بمبئی تک بسوں کے ذریعے باقاعدہ آمدورفت کا انتظام کر رہی ہے۔ جس کے بعد بھارتی باشندے آرام دہ بسوں میں یورپ کا سفر کر سکیں گے۔ کمپنی کا ایک نمائندہ وفد ان دنوں آیا ہوا ہے۔ اس کے ۲۷ سالہ لیڈر راد لف حامی نے بتایا کہ پیرس سے بمبئی تک سفر پر ۴۸ دن صرف ہوں گے۔ اور دو طرفہ کرایہ چھ سو پونڈ ہوگا۔ اس میں راستے کے تمام اخراجات شامل ہیں۔

دو سو تیس حریت پسندوں کی ہلاکت

الجزائر ۱۸ رمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جیسے جیسے یہاں فرانس کی فوجوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حریت پسندوں کی سرگرمیاں

ھی تیز تر ہوتی جا رہی ہیں۔ دریں اثنا فرانسیسی حکام کے دعوے کے مطابق گزشتہ ۴۸ گھنٹوں میں دو سو تیس حریت پسند ہلاک کر دئے گئے ہیں۔

ٹورنمنٹ اطفال الاحمدیہ ربوہ

۲۷ رمئی تا ۳ رجون

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی محلہ دارالرحمت وسطی کی طرف سے تمام ربوہ کے اطفال کا ایک ٹورنمنٹ منعقد کیا جا رہا ہے جس میں فٹ بال۔ ہیرو ڈبہ۔ دوڑیں۔ اور چھلانگ کے مقابلے ہوں گے۔ اس کے علاوہ تعلیمی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے تلاوت قرآن کریم نظم اور تقریروں کا بھی مقابلہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اول آنے والی ٹیموں کو انعامی کپ دیئے جائیں گے۔ یہ ٹورنمنٹ اسٹیشن کے نزدیک والی گراؤنڈ میں ہوا کرے گا۔

عبداللطیف اسلم منتظم ٹورنمنٹ محلہ دارالرحمت وسطی

اعلان نکاح

خاکسار کی لڑکی عزیزہ مسعودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کا نکاح ہمراہ عزیزم نصر اللہ صاحب ابن بابو رحمت اللہ صاحب بٹ کراچی بعوض مبلغ ایکہزار روپیہ حق مہر مکرم سید بادل شاہ صاحب صدر حلقہ سول لائن لاہور نے بتاریخ ۵۶/۴/۱۹ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ فریقین اور دیگر متعلقین کے لئے اللہ تعالیٰ بابرکت بنا دے۔

محمد شفیع احمدی ہیڈ کلرک
ایچیسن کالج۔ لاہور